بسم اللہ الرحمن الرحیم

راہنمائے عملیات

جنوری ۲۰۱۰

خالد اسحاق

ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

جنابہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا

ان مضامین کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ عوام کو اصحاب رسول ﷺ کا تعارف کروایا جائے اور ان کی خدمات پر روشنی ڈالی جائے ہمارے ہاں چند اصحابؓ کے بارے لوگوں کو علم ہے۔ باقی اصحابؓ رسول کی خدمات سے عام لوگ لاعلمی کا شکار ہیں۔

ام سلمہؓ غیر معمولی شرف و فضیلت کی حامل خاتون تھیں۔ ان کے والد کا شمار قبیلہ بنی مخزوم کے شہور اور اہم سرداروں اور عرب کے اُن چند اصحاب میں ہوتا تھا جو اپنی سخاوت و فیاضی کی وجہ سے "زادالراکب" کے لقب سے مشہور تھے۔ کیوں کہ ان کے علاقے کا قصد کرنے والے قافلے و مسافر کبھی اپنے ساتھ زادراہ لے کر چلنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے۔ ان کا نام ہند بنت ابی امیہ تھا، لیکن ان کی کنیت "ام سلمہ" ان کے نام سے زیادہ مشہور تھی۔

وہ اپنے شوہر جناب ابوسلمہؓ کے ساتھ ہی اسلام لائیں۔ وہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے والی دوسری خاتون تھیں۔ یہ شرف ان سے پہلے صرف حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو حاصل تھا۔ ان کے اسلام میں داخل ہونے کی خبر سے قریش آگ بگولہ ہو گئے، ان کے اندر ہیجان برپا ہو گیا اور انہوں نے ان دونوں کو اذیت ناک اور عبرت انگیز سزائیں دینے کا سلسلہ شروع کر دیا جو مضبوط چٹانوں کو ہلا دینے کے لیے کافی تھیں۔ لیکن انہوں نے کسی ضعف و کمزوری کا اظہار کیا نہ ہمت ہاری، نہ کسی قسم کے تردد و تذبذب میں مبتلا ہوئے۔

اذیت رسانی کا سلسلہ سخت تر ہوتا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی تو یہ دونوں ہجرت کرنے والے "قافلہ مہاجرین" میں پیش پیش تھے۔ اجنبی و انجان علاقے کی طرف چل پڑے اور اپنے پیچھے مکہ میں اپنا عالی شان مکان، اپنا بلند مقام اور خاندانی شرافت چھوڑ گئے۔ وہ اپنے اس عمل سے اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کے خواہاں اور رضا و خوشنودی کے طالب تھے۔

اگر چہ جناب ام سلمہؓ اور ان کے شوہر کو نجاشی کی حمایت و سرپرستی میں نہایت سکون و اطمینان کی زندگی نصیب ہوئی تھی مگر سرچشمہ ہدایت (محمد ﷺ) کے دیدار کی آرزو ان کے دلوں کو ہر وقت مضطرب اور بے چین رکھتی تھی۔ مہاجرین کو خبریں ملیں کہ جناب حمزہؓ اور جناب عمرؓ کے مسلمان ہو جانے کی وجہ سے مسلمانوں کی طاقت کافی بڑھ گئی ہے اور قریش کی



اذیت رسانیوں اور ان کے ظلم و ستم کا زور بڑی حد تک ٹوٹ چکا ہے، تو ان میں سے کچھ لوگوں نے مکہ واپسی کا ارادہ کیا۔ دیار حرم اور بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضری کا اشتیاق تھا، چنانچہ واپسی کے سفر میں ام سلمہؓ اور ان کے شوہر سب سے آگے تھے۔ لیکن واپسی پر یہ بات منکشف ہوئی کہ خبروں میں بہت زیادہ مبالغہ آرائی تھی اور مسلمانوں نے جناب حمزہؓ اور جناب عمرؓ کے اسلام لانے کے بعد جو تھوڑی سی پیش قدمی کی تھی قریش کی طرف سے اس کی شدید مزاحمت ہوئی ہے۔

مشرکین کے ظلم دوبارہ بڑھتے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو مدینہ ہجرت کی اجازت مرحمت فرما دی۔ ام سلمہؓ اور ان کے شوہر نے قریش کی اذیتوں سے نجات اور اپنے دین کی حفاظت کے خیال سے جلد از جلد ہجرت کر جانے کا فیصلہ کیا۔ مگر یہ کام ان کے لیے اتنا آسان نہ تھا جتنا وہ گمان کرتے تھے۔ اپنے اس ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ان کو ایسے سخت اور المناک حالات سے گزرنا پڑا جن کے سامنے تمام سختیاں ہیچ نظر آتی ہیں۔ اس داستان کو جنابہ ام سلمہؓ کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔

"جب ابوسلمہؓ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی ٹھانی تو انہوں نے میرے لیے سواری کا اونٹ تیار کیا، مجھے اس پر سوار کیا اور میرے بچے سلمہ کو میری گود میں ڈالا اور کسی چیز کی طرف مڑ کر دیکھے بغیر اونٹ کی نکیل پکڑ کر روانہ ہو گئے۔ لیکن قبل اس کے ہم مکہ سے باہر نکلتے، میرے قبیلہ (بنی مخزوم) کے کچھ لوگوں نے ہم کو جاتے ہوئے دیکھ لیا۔ وہ ہمارا راستہ روک کر کھڑے ہو گئے اور ابوسلمہؓ سے کہنے لگے کہ "تم اپنے متعلق جو چاہو فیصلہ کرو مگر تمہاری بیوی سے تمہیں کیا سروکار؟ یہ ہماری بیٹی ہے۔ ہم تم کو ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ اس کو اپنے ساتھ لیے ہوئے در در کی ٹھوکریں کھاتے پھرو"۔ پھر وہ ان کے اوپر جھپٹ پڑے اور مجھے زبردستی ان سے چھین کر الگ کر دیا۔ جب میرے شوہر کے قبیلے (بنو عبدالاسد) کے لوگوں نے دیکھا کہ میرے قبیلہ والوں نے مجھے اور میرے بچے کو ابوسلمہؓ سے چھین لیا ہے تو وہ نہایت غضبناک ہوئے اور کہنے لگے کہ "اللہ کی قسم جب تم نے اپنے خاندان کی لڑکی کو ہمارے قبیلہ کے آدمی سے چھین لیا تو ہم بھی بچے کو اس کے پاس نہیں رہنے دیں گے۔ وہ ہمارے خاندان کا بچہ ہے اور ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں"۔ کھینچا تانی میں بچے کا ہاتھ بھی اکھڑ گیا اور وہ اس کو چھین کر لے گئے اس وقت مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے میرا وجود ٹکڑے

ٹکڑے ہو کر بکھر گیا ہے اور میں اکیلی رہ گئی ہوں۔

میرے شوہر اپنے دین اور اپنی جان کی حفاظت کے لیے مدینہ چلے گئے، میرے بچے کو بنو عبدالاسد نے جبراً مجھ سے چھین لیا اور میرے قبیلہ بنو مخزوم نے زبردستی مجھے اپنے پاس روک لیا۔ اس طرح ذرا سی دیر میں مجھے، میرے شوہر اور میرے بچے کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا گیا''۔

اس کے بعد آپؓ ایک سال تک آپ صبح سویرے مکہ کے باہر ابطح کی طرف نکل جاتیں جہاں یہ واقع پیش آیا تھا اور اس جگہ جا کر بیٹھ جاتیں۔ آخرکار آپ کے بنی عم میں سے ایک شخص کا گزر میری طرف سے ہوا، اس کو ان کے حال زار پر ترس آیا اور اس نے قبیلہ والوں سے کہا کہ تم لوگ اس غریب کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟ تم نے اس کو اس کے شوہر اور بچے سے جدا کر کے اس کے اوپر بڑا ظلم کیا ہے۔ وہ برابر ان کو آپؓ کے حق میں ہموار کرتا اور ان کے جذبہ ترحم کو مہمیز کرتا رہا، حتی کہ وہ اس حد تک نرم ہو گئے کہ انہوں نے آپ کو شوہر کے پاس چلے جانے کی اجازت دے دی۔ آپؓ اپنے لخت جگر کی وجہ سے بہت پریشان تھیں اور ماتا کہ آگ ٹھنڈی نہ ہوتی تھی، آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب تھمتا نہیں تھا۔ یہ دیکھ کر ان لوگوں کو رحم آ گیا اور نرم رویہ اپناتے ہوئے بچے کو آپؓ کے حوالے کر دیا۔

آپ نے مکہ جانے میں تاخیر نہ کی اور سواری کے اونٹ کو تیار کیا، بچے کو گود میں لیا اور اپنے شوہر سے ملنے کے لیے مدینہ کی طرف چل پڑیں۔ جب تنعیم کے مقام پر پہنچیں تو ملاقات عثمان بن طلحہؓ سے ہوئی، انہوں نے پوچھا "زادالراک" کی بیٹی! کہاں جا رہی ہو؟''

''اپنے شوہر کے پاس مدینہ جا رہی ہوں''

آپؓ نے جواب دیا۔ ''کیا تمہارے ساتھ کوئی اور نہیں ہے؟'' انہوں نے دریافت کیا۔ ''نہیں، اللہ تعالی اور میرے اس بچے کے سوا میرے ساتھ دوسرا کوئی نہیں ہے''۔ آپؓ نے جواب دیا۔

''اللہ کی قسم! جب تک تم مدینہ نہ پہنچ جاؤ میں تمہیں تنہا نہیں چھوڑوں گا'' یہ کہہ کر انہوں نے اونٹ کی نکیل تھام لی اور آپؓ کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ فرماتی ہیں اللہ کی قسم! اس سے پہلے مجھے کسی ایسے عرب کی صحبت نصیب نہیں ہوئی تھی جو ان سے زیادہ کریم النفس اور شریف ہو۔ ان کا حال یہ تھا جب وہ کسی منزل پر پہنچتے تو وہ اونٹ کو بٹھاتے اور خود مجھ سے پرے ہٹ جاتے۔ جب میں اونٹ سے نیچے اتر کر زمین پر ٹھیک سے کھڑی ہو جاتی تو وہ اونٹ کے پاس آتے، کجاوہ اتار کر زمین پر رکھ دیتے اور اونٹ کو لے کر کسی درخت سے باندھ دیتے۔ پھر مجھ سے دور کسی سائے میں لیٹ جاتے، جب روانگی کا وقت ہو جاتا تو وہ اٹھ کر اونٹ کے پاس آتے، اس کو تیار کر کے میرے قریب لاتے اور مجھے اس پر سوار ہونے کی اجازت دیتے ہوئے دور ہٹ جاتے۔ جب میں سوار ہو کر اطمینان سے بیٹھ جاتی تو آتے اور اس کی نکیل پکڑ کر آگے آگے چل پڑتے۔ مدینہ پہنچنے تک راستہ بھر میرے ساتھ ان کا یہی رویہ رہا۔ جب ان کی نظر بنی عوف بن عمر کی بستی قباء پر پڑی تو بولے کہ ''تمہارے شوہر اسی بستی میں ہیں۔ اللہ کا نام لے کر چلی جاؤ''۔ یہ کہتے ہوئے وہ واپسی کے لیے مکہ کی طرف مڑ گئے۔ آخر بچھڑے ہوئے مل گئے۔ اس کے بعد واقعات اور حوادث تیزی سے گزرتے رہے۔ یہ غزوہ بدر ہے۔ جس میں ابوسلمہ شریک ہوئے اور فتح یاب ہو کر مسلمانوں کے ساتھ واپس آئے۔ معرکہ احد سے واپس آئے تو ان کا جسم زخموں سے چور تھا۔ زخموں کا علاج تو ہوا بظاہر بھر گئے مگر اندر ہی اندر خراب ہو گئے، ایک دن اچانک پھٹ گئے اور ابوسلمہؓ بستر سے لگ گئے۔ اپنے زخموں کے ساتھ کشمکش میں مصروف تھے، ایک دن اپنی بیوی سے بولے کہ ''ام سلمہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے ''جو شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہونے کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے اور دعا کرے کہ اے اللہ! میں تجھ سے ہی اس مصیبت کا اجر چاہتا ہوں۔ الٰہی! تو مجھے اس کا بہترین نعم البدل عطا فرما، تو اللہ تعالی اس کے لیے تلافی مافات کی بہترین صورت پیدا فرما دیتا ہے''۔

حضرت ام سلمہؓ حضرت خدیجہؓ کے بعد اسلام لانے والی دوسری خاتون ہیں۔

بستر علالت پر پڑے تھے کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے، دروازے سے داخل ہوئے اور ابھی اچھی طرح ان کو دیکھ بھی نہیں سکے تھے کہ انہوں نے زندگی کو خیرباد کہہ دیا۔ رسول کریم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ان کی آنکھوں کو بند کیا اور آسمان کی طرف نظریں اٹھاتے ہوئے ان کے لیے دعا کی ''اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما دے۔ مقربین میں ان کو بلند مرتبہ عطا کر اور ان کے پس ماندگان میں ان کا قائم مقام ہو جا۔ رب العالمین! ہماری اور ان کی مغفرت فرما، ان کی قبر کو کشادہ اور منور کر''۔

باقی صفحہ 42 پر........

(۱) صحیح مسلم کتاب الجنائز۔

تحریر و تحقیق: خالد اسحاق راٹھور

قسط سوم

حروفِ نورانی

تفسیر و تاثیر حروف بمعہ پر اثر و مجرب روحانی و عملیاتی بیان کے

پچھلے ماہ کے مضمون میں جو نقوش دیئے گئے تھے اِن میں سے ایک درستگی کے بعد ذیل میں دوبارہ دیا جا رہا ہے۔ اس کو اپنے ریکارڈ میں درست کر لیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم					
یا اللہ	ط ہ				ا
ل	۱۷	۳	۱۰	۱۴	ل
م	۹	۱۵	۱۶	۴۰	ا
ل	۱۲	۸	۵	۱۹	ل
م	۶	۱۸	۱۳	۷	ا
ل	ط ہ				یا اللہ

تکسیر کبیر حروف مقطعات و نورانی

جیسا کہ شروع کے مضامین میں حروف مقطعات و نورانی کی تلخیص سے زیادہ اِن کو مکمل شکل میں استعمال کرنے کی شفارش کر چکا ہوں اور اس حوالے سے اپنا نکتہ نظر بھی بیان کر چکا ہوں، سو اس مزید بحث سے کنارہ کشی کرتے ہوئے ذیل کی سطور میں ''تکسیر کبیر حروف مقطعات و نورانی'' دے رہا ہوں۔ جو کہ تمام تر حروف مقطعات و نورانی پر مشتمل ہے۔ اپنی طوالت کے باعث مکمل عمل اس ماہ نہیں دیا جا سکتا، تاہم توقع ہے اگلے ماہ کے راہنمائے عملیات میں یہ عمل مکمل ہو جائے گا۔ ذیل میں سب سے پہلے مکمل سطر اساس کی بنیاد پر ''تکسیر کبیر حروف مقطعات و نورانی'' استخراج کی گئی ہے اور اس کے بعد اس تکسیر کی ہر سطر کی بنیاد پر ایک نئی تکسیر دی گئی ہے۔

اِن کا استعمال کیا ہے اور کیسے ہے؟ جیسے سوالات کا جواب انشاء اللہ اس عمل کے اختتام پر یعنی اگلے ماہ دیا جائے گا۔ فی الحال صفحات کی کمی کے باعث مکمل بیان ایک ماہ کے پرچے میں دینا ممکن نہیں۔ آیئے اصل مقصد کی طرف۔

> حروفِ نورانی پر ایک تحقیقی اور پُر مغز مضامین کا سلسلہ جو حروفِ نورانی کے حوالے سے اُن رازوں کے انکشاف لیے ہوئے ہیں جو بس سینے کے راز ہیں۔ حروفِ نورانی کا استعمال اور اِن سے قسم قسم کے اعمال موثرہ تیار کرنے کے طریق کار۔

تکسیر کبیر حروف مقطعات و نورانی

ذیل میں جو تکسیر ہے یہ تمام کے تمام حروف مقطعات و نورانی پر مشتمل ہے اس کی تلخیص نہیں کی گئی اور باقی تمام تکسیروں کے لیے یہ بنیادی کام کرتی ہے۔ اس کو تکسیر اول کا نام اس کی اہمیت اور ترتیب کے باعث دیا گیا ہے۔ اس کی دوسری سطر کی بنیاد پر استخراج ہونے والی تکسیر کو تکسیر نمبر 2 اور تیسری سطر کی بنیاد پر استخراج ہونے والی تکسیر نمبر 3 اور اس طرح ہر سطر کی بنیاد پر ایک نئی تکسیر استخراج کر دی گئی ہے اور ترتیب وار اِن کو بیان کر دیا گیا ہے۔

تکسیر اول (پہلی اور بنیادی تکسیر)

ال م ال م ص ال ر اال م ر ک ھ ی ع ص ط ہ ط س م ط س ی س ص ح م ح م ع س ق ن
ن اق ل ق م س ا ع ل م م ح ص م ا ح ل ص ر س ا ی ا س ل ط م م ر س ک ط ہ ہ ی ط ع ص
ص ن ع الم ق ی ل ہ ق ھ م ط س ک ا س ع ر ل م م م م ط ح ل ص س م اا ی ح ال س ص ر
ر ص ص ن س ع ل اال ح ق ی ی ال ا م ق س ھ ص م ل ط ح س ط ک م ا م س م ع م ر ل
ل ر ر ص م ص ع ن م س س ع م ل اا م ا ک ط ط ح س ق ح ی ط ی ل ا م ل ص ا ہ ہ س م ق
ق ل م ر س ر ہ ص ھ م ا ص ص ع ل ن م م ا س ل س ی ع ط م ی ل ح اق ا س م ح ال ک ط
ط ق ک ل ط م ا ر ح س م ر س ہ ا ص ق ھ ا م ح ال ص ی ص م ع ط ل ع ن ی م س م ل اس
س ط اق ل ک م ل س ط م م ی ان ر ع ح ل س ط م ع ر م س ص ہ ی ا ص ص ل ق ا ہ ح ا م
م س ال ح ا ہ ق ال ق ک ل ص ل ص س ال ی م ہ م ص ی س ا م ن ر ر ع ع م ح ط ل س
س م ل س ط ا ح ط م ح ع ا ع ھ ر ق ر ان ل م ق ا ک س ل ی م ص ص م ل ہ ص م س ی ال
ط س ا م ی ل س س م ط ص ا ہ ح ل ط م م ص ح ص ع م ا ی ع ل ھ س ر ک ق ا ر ق ا م ن ل
ل ط ن س م اا م ق ی ر ل ا س ق س ک م ر ط س ص ھ ال ہ ع ح ی ل ال م م ع ص ص ح
ح ل ص ط ص ن م س ع م م ا م ال م اق ل ی ر ح ل ع ا ہ س ل ق ا س ھ ک ص م س ر ط
ط ح ر ل س ص م ط ص ص ک ن ھ م س س ا ع ق م ل م س ا ہ م اا ع ط ل م ح ا ر ق ی ل ی
ی ط ل ح ی ر ق ل ر س ا ص ح م م ط ل ص ط ص ع ک ان ا ہ م م ہ س ا س س ا م ع ل ق م
م ی ق ط ل ل ع ح م ی ا ر س ق س ل ا ر س ہ ا م ص م ح ھ م ا م ن ط ال ک ص ع ط ص
ص م ط ی ع ق ص ط ک ل ل ا ع ط ح ن م م ی اا م ر ھ س ح ق س م ل ص م اا ر ہ س س
س ص س م ہ ط ر ی ا ع اق ص ل ط ص ک س ل م ل ق ل ح ا س ع ھ ط ر ح م ن ا م ا م ی
ی س م ص ا س م م ا ہ ن ط م ر ح ی ر ا ط ع ھ ا ع ق س م ا ص ح ل ل ط ق ص ل ک م س ل
ل ی ر ر س م م ک ص ل ا ص س ق م ط م ل ال ہ ح ن ص ط ا م م ر س ح ق ی ع ر اا ھ ط ع
ع ل ط ی ھ س ا س ا م ر م ع ک ی ص ق ل ح ا س ص ر س م ق م م ال ط م ص ل ن ا ح ل ہ
ہ ع ل ل ح ط ا ی ن ھ ل س ص ا م س ط ا ل م ا ر م م م ع ق ک م ی س ص ر ق ص ل س ح ا
ا ہ ح ع س ل ل ص ح ق ط ر ا ص ی س ن ی ھ م ل ک س ق ص ع ا م م م س م ط ر اا ل م
م ال ہ ا ح ا ع ر س ط ل م ل س ل م ص م ح م ق ال ع ر ص اق ص س ی ک س ل ن م ی ھ
ھ م ی ا م ط ن ہ ل ا س ح ک ا ی ع س ر ص س ق ط ال ص م ر ل ع س ط ل ا م ق ص م م ح
ح ھ م م م ی ص اق م ط ا ن ل ہ ط ل س ا ع س ل ح ر ک م ا ص ی ل ع ا س ط ر ق ص س
س ح ص ھ ق م ر م ط م س ی ا ص ع ال ق ی م ص م الم ا ک ن ر ل ح ہ ل ط س ل ع س
ا س س ح ع ص ل ھ س ق ط م ل ر ہ م ح ط ل م ر س ن ی ک اا ص م ع ط اا ل م ق ص ی م
م ا ی ص س ق ح م ع ل ص ال ا ہ ط س ع ق م ط ص م ال ا ر ک ہ ی م ن ح س ط ر ل م
م م ل ا ر ی ط س س ص ح س ن ق م ح ی م ہ ع ک ل ر ص اا ل ل اا م ھ ص ط ط س م ع ق
ق ع م م ل س الم ر ط ی ص ط ھ س م س ا ص ا ح ل س ل ن اق ا م ص ح ر ی ل م ک ہ ع
ع ق ہ م ک ع م م ل م ی ل ر س ح ا ص ط م ر ا ط ق ی ا ص ن ط ل ھ س س ل م ح س اا ص
ص ع اق ا ہ س م ح ک م ع ل م س م س ل م ھ ل ی ط ل ن ر ص س ا ح ی اق ص ط ط ا م ر
ر س م ع اا ط ق ط س ہ ق س ا م ی ح ح ک ا م س ع ص ل ر م ن س ل م ط س ی ل ل ھ م
م ر ھ ص ل م ل ع ی ا س ا ط م ق ل ط س ا ن ص م ہ ر ق ل س ص ا ع م س ی م ح ا ح ک
ک م ح ر ا ہ ح ص ھ ا ی م س ل م ع ع ی اا ص س س ال ط ق ط ر م ہ ق م ل ص ط ن س
اا ک س م ن ح ط ر س ال ھ م ح ق ص م م ل ر ی ط م ق س ط ل ل م ا ع س ع س ی ص اا
اا ک ص س ی م س ن ع ح س ط م ع ر ا س م ال ل ھ ط م س ح ق م ص ط ہ ی م ر م ل
ل ا م ا ر ا م ک ی ص ہ س ط ی ص م م س ق ن ق ع ح ح س س م ط ط ع ھ ر ل ال ص ل م ا
ال م ال م ص ال ر اال م ر ک ھ ی ع ص ط ہ ط س م ط س ی س ص ح م ح م ع س ق ن

(دوسری تکسیر)

ن اق ل ق م س ا ع ل م م ح ص م ا ح ل ص ر س ا ی ا س ل ط م م ر س ک ط ہ ہ ی ط ع ص
ص ن ع الم ق ی ل ہ ق ھ م ط س ک ا س ع ر ل م م م م ط ح ل ص س م اا ی ح ال س ص ر
ر ص ص ن س ع ل اال ح ق ی ی ال ا م ق س ھ ص م ل ط ح س ط ک م ا م س م ع م ر ل
ل ر ر ص م ص ع ن م س س ع م ل اا م ا ک ط ط ح س ق ح ی ط ی ل ا م ل ص ا ہ ہ س م ق
ق ل م ر س ر ہ ص ھ م ا ص ص ع ل ن م م ا س ل س ی ع ط م ی ل ح اق ا س م ح ال ک ط
ط ق ک ل ط م ا ر ح س م ر س ہ ا ص ق ھ ا م ح ال ص ی ص م ع ط ل ع ن ی م س م ل اس
س ط اق ل ک م ل س ط م م ی ان ر ع ح ل س ط م ع ر م س ص ہ ی ا ص ص ل ق ا ہ ح ا م
م س ال ح ا ہ ق ال ق ک ل ص ل ص س ال ی م ہ م ص ی س ا م ن ر ر ع ع م ح ط ل س
س م ل س ط ا ح ط م ح ع ا ع ھ ر ق ر ان ل م ق ا ک س ل ی م ص ص م ل ہ ص م س ی ال
ط س ا م ی ل س س م ط ص ا ہ ح ل ط م م ص ح ص ع م ا ی ع ل ھ س ر ک ق ا ر ق ا م ن ل
ل ط ن س م اا م ق ی ر ل ا س ق س ک م ر ط س ص ھ ال ہ ع ح ی ل ال م م ع ص ص ح
ح ل ص ط ص ن م س ع م م ا م ال م اق ل ی ر ح ل ع ا ہ س ل ق ا س ھ ک ص م س ر ط
ط ح ر ل س ص م ط ص ص ک ن ھ م س س ا ع ق م ل م س ا ہ م اا ع ط ل م ح ا ر ق ی ل ی
ی ط ل ح ی ر ق ل ر س ا ص ح م م ط ل ص ط ص ع ک ان ا ہ م م ہ س ا س س ا م ع ل ق م
م ی ق ط ل ل ع ح م ی ا ر س ق س ل ا ر س ہ ا م ص م ح ھ م ا م ن ط ال ک ص ع ط ص
ص م ط ی ع ق ص ط ک ل ل ا ع ط ح ن م م ی اا م ر ھ س ح ق س م ل ص م اا ر ہ س س
س ص س م ہ ط ر ی ا ع اق ص ل ط ص ک س ل م ل ق ل ح ا س ع ھ ط ر ح م ن ا م ا م ی
ی س م ص ا س م م ا ہ ن ط م ر ح ی ر ا ط ع ھ ا ع ق س م ا ص ح ل ل ط ق ص ل ک م س ل
ل ی ر ر س م م ک ص ل ا ص س ق م ط م ل ال ہ ح ن ص ط ا م م ر س ح ق ی ع ر اا ھ ط ع
ع ل ط ی ھ س ا س ا م ر م ع ک ی ص ق ل ح ا س ص ر س م ق م م ال ط م ص ل ن ا ح ل ہ
ہ ع ل ل ح ط ا ی ن ھ ل س ص ا م س ط ا ل م ا ر م م م ع ق ک م ی س ص ر ق ص ل س ح ا
ا ہ ح ع س ل ل ص ح ق ط ر ا ص ی س ن ی ھ م ل ک س ق ص ع ا م م م س م ط ر اا ل م
م ال ہ ا ح ا ع ر س ط ل م ل س ل م ص م ح م ق ال ع ر ص اق ص س ی ک س ل ن م ی ھ
ھ م ی ا م ط ن ہ ل ا س ح ک ا ی ع س ر ص س ق ط ال ص م ر ل ع س ط ل ا م ق ص م م ح
ح ھ م م م ی ص اق م ط ا ن ل ہ ط ل س ا ع س ل ح ر ک م ا ص ی ل ع ا س ط ر ق ص س
س ح ص ھ ق م ر م ط م س ی ا ص ع ال ق ی م ص م الم ا ک ن ر ل ح ہ ل ط س ل ع ا
ا س س ح ع ص ل ھ س ق ط م ل ر ہ م ح ط ل م ر س ن ی ک اا ص م ع ط اا ل م ق ص ی م

م ای س ص س ق ح م ع ل ص ال اہ طس ع ق م طص م ال ار ک ہ ی م ن ح س ط ر ل م
م م ل ار ی طس س ص ح س ن ق م ح ی م ہ ع ک ل رص اا ل ل اا م ے ص ط طس م ع ق
ق م ع م م ل س اط ر طی ص ط ے س م س اص اح ل س ل ن اق ام ص ح ر ی ل م ک ہ ع
ع ق ہ م ک ع م م ل م ی ل رس ح اص طم راط ق ی اص ن ط ل ے س س ل م ح س اا ص
ص ع اق اہ س م ح ک م ع ل م س م س ل ے م ل ی ط ل ن رص س اح ی اق ص ط ط ام ر
رص م ع اا ط ق ط اص ہ ق س ام ی ح ح ک ام س ع ص ل رم ن س ل م طب ی ل ل ے م
م رے ص ل م ل ع ی اس اط طم ق ل طس ان ص م ہ رق ل س ص اع م س ی م ح اح ک
ک م ح راہ ح ص م ل ی م س ل م ع ع ی اا ص س س ال طق ط رم ہ ق م ل ص طن س ا
اک س م ن ح ط رص ال ے م ح ق ص ہ م م ل ر ی طم ق س ط ل ل م اع س ع س ی ص اا
اا ک ص س ی م س ن ع ح س ط ع راص م ال ل ل ے طم س ح ق ق م ص ط ہ ی م رم ل
ل ام ارام ک ی ص ہ س طی ص م م س ق ن ق ع ح ح س س م ط ط ع ے رل ال ص ل م ا
ال م ال ص ال را ال م رک ے ی ع ص ط ہ طس م طس ی س ص ح م ح م ع س ق ق ن
ن اق ل ق م س اع ل م م ح ص م اح ل ص رس ای اس ل طم م رس ک ط ہ ہ ی ط ع ص

(تیسری تکسیر)

ص ن ع اط ق ی ل ہ ق ے م طس ک اس ع رل م م م ط ح ل ص س م اا ی ح ال س ص ر
رص ص ن س ع ل اط ح ق ی ی ال ام ق س ے ص م ل ط ح س طک م ام س م ع م رل
ل رر ص م ص ع ن م س س ع م ل اا م اک ط ط ح س ق ح ی طی ل ام ل ص اہ ہ س م ق
ق ل م رس رہ ص ے م اص ص ع ل ن م م اس ل س ی ع طم ی ل ح اق اس م ح اط ک ط
طق ک ل طم ار ح س م رس ہ اص ق ے ام ح ال ص ی ص م ع ط ل ع ن ی م س م ل اس
س طاق ل ک م ل س طم م ی ان رع ح ل س طم ع رم س ص ہ ی اص ص ل ق اہ ح ام
م س اط ح اہ ق ال ق ک ل م ص ل ص س اطی م ہ م ص ی س ام ن رر ع م ح ط ل س
س م ل س طاح طم ح ع اع ہ رق ران ل م ق اک س ل ی ص ص م ل ہ ص م س ی اط
طس ام ی ل س س م طس اہ ح ل طم م ص ح ص ع م ای ع ل ے س رک ق ارق ام ن ل
ل طن س م اا م ق ی رل اس ق س ک م رطس ص ے ال ہ ع ح ی ل اط م م ع م ص ص ح
ح ل ص طص ن م س ع م م ام اطم اق ل ی ر ح ل ع اہ س ل ق اس ے ک ص م س رط
ط ح رل س ص م طص ص ک ن ے م س س اع ق م ل م س اہ م اا ع ط ل م ح ارق ی ل ی
ی ط ل ح ی رق ل رس اص ح م م ط ل ص طص ع ک ان اہ م م ہ س اس س ام ع ل ق م
م ی ق ط ل ل ع ح م ی ارس ق س ل ارس س ہ ام ص م ح ے م ام ن ط ال ک ص ع طص
ص م طی ع ق ص طک ل ل ل اع ط ح ن م م ی اا م رے س ح ق م س ص ل م اا رہ س س
س ص س م ہ طر ی اع اق م ص ل طص ک س ل م ل ق ل ح اس ع ے ط رح م ن ام ام ی
ی س م ص اس م م اہ ن طم رح ی راط ع ے اع ق س م اص ح ل ل طق ص ل ک م س ل
ل ی س س م ک ص ل اص س ق طم طم ل ال ہ ح ن ص طم م رس ح ق ی ع راا ہ ط ع
ع ل طی ے س اس ام رم ع ک ی ص ق ل ح اس ص رس م ق م م اط طم ص ل ن اح ل ہ
ہ ع ل ل ح طا ی ن ے ل س ص ام س طاطم ار م م ع ق ک م ی س ص رق ص ل س ح ا
اہ ح ع س ل ل ل ص ح ق ط راص ی س ن ی ے م ل ک س ق ص ع ام م م س م طر اا طم
م اط اہ اح اع رس ط ل م ل س ل ص م ح م ح ق اط ع رص اق ص س ی ک س ل ن م ی ے
ے م ی ام طن ہ ل اس ح ک ای ع س رص س ق ط ال ص م رل ع س ط ل ام ق ص م م ح
ح ے م م ی ص اق م م طا ن ل ہ ط ل س اع س ل ح رک م اص ی ل ع اص ط رق ص س
س ح ص ے ق م رم طم س ی اص ع ال ق ی م ص م اط م اک ن رل ح ہ ل طس ل ع س ا

ایک بات کا خاص خیال رکھیں کہ عملیات کے چھوٹے بڑے اور اہم مسائل کے حل اور راہنمائی کے لیے کتاب ''اُصول وقواعد عملیات'' سے راہنمائی حاصل کریں۔ یہ ایک انتہائی جامع کتاب ہے اور عملیات کا معمولی شوق رکھنے والے کے پاس بھی اس کا ہونا ضروری ہے۔

اس س ح ع ص ل ے س ق طم ل رہ م ح ط ل م رس ن ی ک اص م ع ط اا ل م ق ص ی م
م ای س ص س ق ح م ع ل ص ال اہ طس ع ق م طص م ال ار ک ہ ی م ن ح س ط ر ل م
م م ل ار ی طس س ص ح س ن ق م ح ی م ہ ع ک ل رص اا ل ل اا م ے ص ط طس م ع ق
ق م ع م م ل س اط ر طی ص ط ے س م س اص اح ل س ل ن اق ام ص ح ر ی ل م ک ہ ع
ع ق ہ م ک ع م م ل م ی ل رس ح اص طم راط ق ی اص ن ط ل ے س س ل م ح س اا ص
ص ع اق اہ س م ح ک م ع ل م س م س ل ے م ل ی ط ل ن رص س اح ی اق ص ط ط ام ر
رص م ع اا ط ق ط اص ہ ق س ام ی ح ح ک ام س ع ص ل رم ن س ل م طس ی ل ل ے م
م رے ص ل م ل ع ی اس اط طم ق ل طس ان ص م ہ رق ل س ص اع م س ی م ح اح ک
ک م ح راہ ح ص م ل ی م س ل م ع ع ی اا ص س س ال طق ط رم ہ ق م ل ص طن س ا
اک س م ن ح ط رص ال ے م ح ق ص ہ م م ل ر ی طم ق س ط ل ل م اع س ع س ی ص اا
اا ک ص س ی م س ن ع ح س ط ع راص م ال ل ل ے طم س ح ق ق م ص ط ہ ی م رم ل
ل ام ارام ک ی ص ہ س طی ص م م س ق ن ق ع ح ح س س م ط ط ع ے رل ال ص ل م ا
ال م ال ص ال را ال م رک ے ی ع ص ط ہ طس م طس ی س ص ح م ح م ع س ق ق ن
ن اق ل ق م س اع ل م م ح ص م اح ل ص رس ای اس ل طم م رس ک ط ہ ہ ی ط ع ص
ص ن ع اط ق ی ل ہ ق ے م طس ک اس ع رل م م م ط ح ل ص س م اا ی ح ال س ص ر

(چوتھی تکسیر)

رص ص ن س ع ل اط ح ق ی ی ال ام ق س ے ص م ل ط ح س طک م ام س م ع م رل
ل رر ص م ص ع ن م س س ع م ل اا م اک ط ط ح س ق ح ی طی ل ام ل ص اہ ہ س م ق
ق ل م رس رہ ص ے م اص ص ع ل ن م م اس ل س ی ع طم ی ل ح اق اس م ح اط ک ط
طق ک ل طم ار ح س م رس ہ اص ق ے ام ح ال ص ی ص م ع ط ل ع ن ی م س م ل اس
س طاق ل ک م ل س طم م ی ان رع ح ل س طم ع رم س ص ہ ی اص ص ل ق اہ ح ام
م س اط ح اہ ق ال ق ک ل م ص ل ص س اطی م ہ م ص ی س ام ن رر ع م ح ط ل س
س م ل س طاح طم ح ع اع ہ رق ران ل م ق اک س ل ی ص ص م ل ہ ص م س ی اط
طس ام ی ل س س م طس اہ ح ل طم م ص ح ص ع م ای ع ل ے س رک ق ارق ام ن ل
ل طن س م اا م ق ی رل اس ق س ک م رطس ص ے ال ہ ع ح ی ل اطم م ع م ص ص ح
ح ل ص طص ن م س ع م م ام اطم اق ل ی ر ح ل ع اہ س ل ق اس ے ک ص م س رط
ط ح رل س ص م طص ص ک ن ے م س س اع ق م ل م س اہ م اا ع ط ل م ح ارق ی ل ی
ی ط ل ح ی رق ل رس اص ح م م ط ل ص طص ع ک ان اہ م م ہ س اس س ام ع ل ق م
م ی ق ط ل ل ع ح م ی ارس ق س ل ارس س ہ ام ص م ح ے م ام ن ط ال ک ص ع طص
ص م طی ع ق ص طک ل ل ل اع ط ح ن م م ی اا م رے س ح ق م س ص ل م اا رہ س س

س ص س م و طری اع اق م ص ل طس ک س ل م ل ق ل ح اس ع ھ طر ح م ن ام ام ی
ی س ص اس م م او ن طم ر ح ی را ط ع ھ اع ق س م اص ح ل ل طق ص ل ک م س ل
ل ی س س م م ک ص ل اص س ق م طم ل ال و ح ن ص طا م م رس ح ق ی ع را ا ھ ط ع
ع ل طی ھ س اس ام رم ع ک ی ص ق ل ح اس ص رس م ق م م اط طم ص ل ن اح ل و
و ع ل ل ح ط ای ن ھ ل س ص ام س ط اط م ار م م م ع ق ک م ی س ص رق ص ل س ح ا
او ح ع س ل ل ص ح ق ط ر اص ی س ن ی ھ م ل ک س ق ص ع ا م م م س م ط ر ا اط م
م اط و اح اع ر س ط ل م ل س ل م ص م ح م ق اط ع رص اق ص س ی ک س ل ن م ی ھ
ھ م ی ام طن و ل اس ح ک ای ع س رص س ق ط ال ص م ر ل ع س ط ل ام ق ص م م ح
ح ھ م م م ی ص اق م م ط ان ل و ط ل س اع س ل ح رک م اص ی ل ع اس ط رق ص س
ب ح ص ھ ق م رم طم س ی اص ع ال ق ی م ص م اط م اک ن ر ل ح و ل طس ل ع س ا
اس س ح ح ص ل ھ س ق طم ل ر و م ح ط ل م رس ن ی ک ا ص م ع ط ا ال م ق ص ی م
م ای س ص س ق ح م ع ل ص ال اھ طس ع ق م طس م ال ار ک و ی م ن ح س ط ر ل م
م م ل اری طس س ص ح س ن ق م ح ی م و ع ک ل رص اا ل ل اا م ھ ص ط طس م ع ق
ق م ع م م ل س اط رطی ص ط ھ س م س اص اح ل س ل ن اق ام ص ح ری ل م ک و ع
ع ق و م ک ع م م ل م ی ل رس ح اص طم را ط ق ی اص ن ط ل ھ س س ل م ح س اص
ص ع اق او س م ح ک م ع ل م س م س ل ھ م ل ی ط ل ن رص س اح ی اق ص ط طا م ر
رص م ع اا ط ق ط اص و ق س ام ی ح ح ک ام س ع ص ل رم ن س ل م طس ی ل ل ھ م
م رھ ص ل م ل ع ی اس اط طم ق ل طس ان ص م و رق ل س ص اع م س ی م ح اح ک
ک م ح را ھ ح ص م ک ل ی م س ل م ع ع ی اا ص س س ال ط ق ط رم و ق م ل ص طن س ا
اک س م ن ح ط رص ال ھ م ح ق ص و م ل ری طم ق س ط ل ل م اع س ع س ی ص اا
اا ک ص س ی م س ن ع ح س ط ع را ص م ال ل ھ ط م س ح ق ق ص ط و ی م رم ل
ل ام ارام ک ی ص و س طی ص م م س ق ن ق ع ح ح س س م ط ط ع ھ رل ال ص ل م ا
ال م ال م ص ال ر اا ل م رک ھ ی ع ص ط و طس م طس ی س ص ح م ح م ع س ق ق ن
ن اق ل ق م س اع ل م م ح ص م اح ل ص رس ای اس ل طم م رس ک ط ھ و ی ط ع ص
ص ن ع الطق ی ل و ق ھ م طس ک اس ع رل م م م م ط ح ل ص س م اا ی ح ال س ص ر
رص ص ن س ع ل اا ط ح ق ی ی ال ام ق س ھ ص ن م ل ط ح س ط ک م ام س م ع م رل

(پانچویں تکسیر)

ل ررص م ص ع ن م س س ع م ل اا م اک ط ط ح س ق ح ی طی ل ام ل ص اھ و س م ق
ق ل م رن ره ص ھ م اص ص ع ل ن م م اس ل س ی ع طم ی ل ح اق اس م ح اط ک ط
ط ق ک ل طم ار ح س م رس و اص ق ھ ام ح ال ص ی ص م ع ط ل ع ن ی م س م ل اس
س ط اق ل ک م ل س طم م ی ان ر ع ح ل س طم ع رم س ص و ی اص ص ل ق اھ ح ام
م س اط ح اھ ق ال ق ک ل م ص ل ص س اطی م و م ص ی س ام ن رر ع ع م ح ط ل س
س م ل س ط اح طم ح ع اع ھ رق ران ل م ق اک س ل ی م ص ص م ل و ص م س ی اط
طس ام ی ل س س م طس او ح ل طم م ص ح ص ع م ای ع ل ھ س رک ق ارق ام ن ل
ل طن س م اا م ق ی رل اس ق س ک م ر طس ص ھ ال و ع ح ی ل اط م م ع م ص ص ح
ح ل ص طس ن م س ع م م ام اط م اق ل ی ر ح ل ع او س ل ق اس ھ ک ص م س ر ط
ط ح رل س ص م طس ص ک ن ھ م س س اع ق م ل م س او م اا ع ط ل م ح ارق ی ل ی
ی ط ل ح ی رق ل رس اص ح م م ط ل ص طس ع ک ان اھ م م و س اس س ام ع ل ق م
م ی ق ط ل ل ع ح م ی ارس ق س ل ارس س و ام ص م ح ھ م ام ن اط ال ک ص ع طس

ص م طی ع ق ص طک ل ل ل اع ط ح ن م م ی اا م ره س ح ق م س ص ل م اا ره س س
س ص س م و طری اع اق م ص ل طس ک س ل م ل ق ل ح اس ع ھ طر ح م ن ام ام ی
ی س ص اس م م او ن طم ر ح ی را ط ع ھ اع ق س م اص ح ل ل طق ص ل ک م س ل
ل ی س س م م ک ص ل اص س ق م طم ل ال و ح ن ص طا م م رس ح ق ی ع را ا ھ ط ع
ع ل طی ھ س اس ام رم ع ک ی ص ق ل ح اس ص رس م ق م م اط طم ص ل ن اح ل و
و ع ل ل ح ط ای ن ھ ل س ص ام س ط اط م ار م م م ع ق ک م ی س ص رق ص ل س ح ا
او ح ع س ل ل ص ح ق ط ر اص ی س ن ی ھ م ل ک س ق ص ع ا م م م س م ط ر ا اط م
م اط و اح اع ر س ط ل م ل س ل م ص م ح م ق اط ع رص اق ص س ی ک س ل ن م ی ھ
ھ م ی ام طن و ل اس ح ک ای ع س رص س ق ط ال ص م ر ل ع س ط ل ام ق ص م م ح
ح ھ م م م ی ص اق م م ط ان ل و ط ل س اع س ل ح رک م اص ی ل ع اس ط رق ص س
ب ح ص ھ ق م رم طم س ی اص ع ال ق ی م ص م اط م اک ن ر ل ح و ل طس ل ع س ا
اس س ح ح ص ل ھ س ق طم ل ر و م ح ط ل م رس ن ی ک ا ص م ع ط ا ال م ق ص ی م
م ای س ص س ق ح م ع ل ص ال اھ طس ع ق م طس م ال ار ک و ی م ن ح س ط ر ل م
م م ل اری طس س ص ح س ن ق م ح ی م و ع ک ل رص اا ل ل اا م ھ ص ط طس م ع ق
ق م ع م م ل س اط رطی ص ط ھ س م س اص اح ل س ل ن اق ام ص ح ری ل م ک و ع
ع ق و م ک ع م م ل م ی ل رس ح اص طم را ط ق ی اص ن ط ل ھ س س ل م ح س اص
ص ع اق او س م ح ک م ع ل م س م س ل ھ م ل ی ط ل ن رص س اح ی اق ص ط طا م ر
رص م ع اا ط ق ط اص و ق س ام ی ح ح ک ام س ع ص ل رم ن س ل م طس ی ل ل ھ م
م رھ ص ل م ل ع ی اس اط طم ق ل طس ان ص م و رق ل س ص اع م س ی م ح اح ک
ک م ح را ھ ح ص م ک ل ی م س ل م ع ع ی اا ص س س ال ط ق ط رم و ق م ل ص طن س ا
اک س م ن ح ط رص ال ھ م ح ق ص و م ل ری طم ق س ط ل ل م اع س ع س ی ص اا
اا ک ص س ی م س ن ع ح س ط ع را ص م ال ل ھ ط م س ح ق ق ص ط و ی م رم ل
ل ام ارام ک ی ص و س طی ص م م س ق ن ق ع ح ح س س م ط ط ع ھ رل ال ص ل م ا
ال م ال م ص ال ر اا ل م رک ھ ی ع ص ط و طس م طس ی س ص ح م ح م ع س ق ق ن
ن اق ل ق م س اع ل م م ح ص م اح ل ص رس ای اس ل طم م رس ک ط ھ و ی ط ع ص
ص ن ع الطق ی ل و ق ھ م طس ک اس ع رل م م م م ط ح ل ص س م اا ی ح ال س ص ر
رص ص ن س ع ل اا ط ح ق ی ی ال ام ق س ھ ص ن م ل ط ح س ط ک م ام س م ع م رل
ل ررص م ص ع ن م س س ع م ل اا م اک ط ط ح س ق ح ی طی ل ام ل ص اھ و س م ق

(چھٹی تکسیر)

ق ل م رن ره ص ھ م اص ص ع ل ن م م اس ل س ی ع طم ی ل ح اق اس م ح اط ک ط
ط ق ک ل طم ار ح س م رس و اص ق ھ ام ح ال ص ی ص م ع ط ل ع ن ی م س م ل اس
س ط اق ل ک م ل س طم م ی ان ر ع ح ل س طم ع رم س ص و ی اص ص ل ق اھ ح ام
م س اط ح اھ ق ال ق ک ل م ص ل ص س اطی م و م ص ی س ام ن رر ع ع م ح ط ل س
س م ل س ط اح طم ح ع اع ھ رق ران ل م ق اک س ل ی م ص ص م ل و ص م س ی اط
طس ام ی ل س س م طس او ح ل طم م ص ح ص ع م ای ع ل ھ س رک ق ارق ام ن ل
ل طن س م اا م ق ی رل اس ق س ک م ر طس ص ھ ال و ع ح ی ل اط م م ع م ص ص ح
ح ل ص طس ن م س ع م م ام اط م اق ل ی ر ح ل ع او س ل ق اس ھ ک ص م س ر ط

جاری ہے.........

حروف صوامت اور چاند گرہن

عمران بشیر

حروف صوامت حروف قمری کے ایسے حروف ہیں جو کہ نقطے کے بغیر ہیں ان حروف کی تعداد تیرہ (13) ہے۔ ان حروف کے اندر بہت طاقتور قوت اور فائدے پائے جاتے ہیں۔ یہ حروف اپنے اندر بے پناہ تاثیر واثر رکھتے ہیں۔ عاملین ان حروف کو ہر قسم کی بندش، بیماریوں کے خاتمے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ لفظ صوامت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی چپ رہنے یا خاموش رہنے کے ہیں۔ عربی حروف تہجی کی تعداد 28 ہے جن میں 13 حرف صوامت کے ہیں۔ ان حروف صوامت میں طلسمی رازوں کا بہت بڑا خزانہ پایا جاتا ہے۔ ہر قسم کی بندش کے سب کام تقریباً حروف صوامت ہی سے لیے جاتے ہیں۔ آپ حروف صوامت سے نکاح بندی، سفر بندی، رزق روزی، امراض بند، عشق ومحبت میں باندھنا، زبان بندی کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ حروف صوامت کے تعویذات سے خواب بندی، زنا بندی، اولاد بندی، عقل وشعور بندی پڑھائی بندی، راستہ بندی جس قسم کی بندش کرنا چاہے، ان تعویذات سے کرسکتے ہیں۔

چاند گرہن یکم جنوری 2010ء

یہ جزوی گرہن ہوگا جو یکم جنوری 2010ء کو 10 درجہ 15 دقیقہ سرطان میں لگے گا۔ یہ گرہن 31 دسمبر 2009 کو رات 10 بجکر 12 منٹ پر لگنا شروع ہوگا۔ یکم جنوری 2010ء کو رات صفر بجکر 14 منٹ پر مکمل ہوگا اور رات 2 بجکر 16 منٹ پر ختم ہوگا۔

حروف صوامت کی زکوۃ کا طریقہ

اگر آپ حروف صوامت کی زکوۃ مسلسل 13 گرہن میں دے دیں تو آپ ان حروف کے عامل بن سکتے ہیں۔ آپ گرہن میں جس دن حروف صوامت کی زکوۃ ادا کریں اس دن جو ستارہ حاکم ہو اس کی خوشبو/بخور ضرور جلائیں۔ حروف صوامت کی تعداد 13 ہے۔ عددی الفاظ کے حساب سے ان کے 4 کلمے بنتے ہیں۔ ان میں 3 کلمے تین تین حروف کے ہیں اور آخری کلمہ 4 الفاظ کا ہے۔

حروف صوامت یہ ہیں:-

احد ، رسص طعک لموہ

ا ح د ر س ص ط ع ک ل م و ہ

ان حروف کو آپ گرہن کے وقت خاموشی سے لکھتے رہیں۔ لکھنے کے بعد ان لکھے ہوئے حروف کو قبرستان میں دفن کردیں۔ حروف صوامت کی زکوۃ ادا کرتے وقت حصار ضرور کرلیں۔ بغیر اجازت عمل نہ کریں، ورنہ رجعت کا خطرہ رہے گا۔ عمل سے پہلے اپنا صدقہ ضرور ادا کریں۔

اگر کسی آدمی نے حروف صوامت کی زکوۃ ادا نہیں کی ہے اور اس کو فوری عمل کی ضرورت پیش آگئی ہے کیونکہ حروف صوامت کی زکوۃ ادا کرنے کے لیے گرہن کا وقت چاہیے اور یہ وقت اگر جلدی نہیں آرہا ہے تو عامل ان حروف کی متعلقہ منازل قمر میں بھی حروف صوامت کو 543 بار لکھ کر عمل تیار کرسکتا ہے۔ عامل اگر ہر ماہ ان حروف کو ان کی متعلقہ منزل میں 543 بار لکھتا رہے تو بھی عمل کام کرنا شروع کردے گا۔

یاد رہے کہ ان طلسماتی حروف کا اثر 24 گھنٹے میں ظاہر ہو جانا چاہیے۔ اگر ان حروف کا اثر (طاقت) 24 گھنٹے میں ظاہر نہ ہو تو اس عمل میں کوئی غلطی رہ گئی ہے۔ دوبارہ سے عمل تیار کرے۔ نماز باجماعت کی پابندی ضروری ہے۔

کرشمہ نما حروف صوامت کی طاقت

حروف صوامت کی قوت سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ آپ بھی ان کرشماتی حروف کی طاقت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ عمل آپ کو زندگی کی بہت سے مشکلات میں کام دے گا۔ عمل اس طریقے سے تیار کریں۔

کسی بھی شخص کے نام کے ابجد قمری کا مفرد 1 تا 9 ہی آتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی کا نام محمد علی ہے تو اس شخص کا ابجد قمری کے حساب سے مفرد نمبر ایسے نکلے گا۔

م ح م د ع ل ی

+10 +30 +70 +4 +40 +8 +40

ان نام کے اعداد ابجد قمری کے حساب سے لیتے ہیں۔ ابجد قمری کے حساب سے ان نام کے اعداد کا مجموعہ 202 بنتا ہے۔

اس مجموعہ 202 کو آپس میں جمع کیا۔ 2+0+2=4 تو عدد 4 نکلا۔ جدول میں دیکھا 4 کے مقابل 9 ہے۔ 9 ہی آپ کا طلسماتی نمبر ہے۔ 9 سے متعلقہ حروف جدول میں دیکھے تو 9 سے متعلقہ حروف ط-ص حروف صوامت نکلے۔

اب اگر محمد علی ایک چھلہ انگوٹھی کا بنا کر اس پر اپنے متعلقہ حروف صوامت ط یا ص لکھوا کر پہن لیں تو اس شخص کو ایسے محسوس ہوگا جیسے کوئی غیبی طاقت میرے ساتھ ہے۔ ہر کام میں رکاوٹ و مشکلات دور ہونے لگیں گی۔ سب دکھ غم پریشانی اس کرشماتی انگوٹھی کو پہنتے ہی دور ہونے لگے گی۔ خوش قسمتی آپ کا قدم چومے گی۔ اگر کسی شخص کے نام کا مفرد عدد 9 نکلے تو جدول میں 9 کے مقابل 4 کے حروف م-د ہی اس شخص کے باطنی حروف ہوں گے۔

عمل کی طاقت کو بڑھانے کے لیے کلمہ طیبہ ایک تسبیح روزانہ یا ہر نماز کے بعد پڑھنے کا معمول بنا لے۔ پھر کرشمہ خداوندی دیکھیں۔

ز	و	ہ	د	ج	ب	ا
7	6	5	4	3	2	1
ن	م	ل	ک	ی	ط	ح
50	40	30	20	10	9	8
ش	ر	ق	ص	ف	ع	س
300	200	100	90	80	70	60
غ	ظ	ض	ذ	خ	ث	ت
1000	900	800	700	600	500	400

حروف صوامت کی روحانی طاقت کا جدول

ھ	ا	ک-ر	ل	م-د

0	1	2	3	4
ھ	و-س	ع	ح	ط-ص
5	6	7	8	9

عمل برائے زبان بندی

اگر آپ کسی کی زبان بند کرنا چاہتے ہیں یا یہ کہ کوئی آپ کے خلاف بات نہ کر سکے جیسے کہ آفس میں آپ کام کرتے ہوں وہاں کوئی آپ کو تنگ کرتا ہو یا آپ کی چغلی شکایت لگاتا ہو تو آپ یہ عمل تیار کر لیں۔ اگر آپ خود نہ تیار کر سکیں تو آپ یہ عمل ولی کامل مرشد اکمل جناب خالد اسحاق راٹھور مدظلہ سے تیار کروا سکتے ہیں۔

عمل کے تیار ہوتے ہی آپ کے سب مخالفین کی زبان آپ کے خلاف بند ہو جائے گی اور وہ لوگ آپ کے خلاف کسی قسم کی پلاننگ نہ کر سکیں گے۔

اس نقش کو آپ کسی گرہن یا قمر در عقرب میں تیار کریں۔ کسی سفید کاغذ پر کالے مارکر سے نقش کو تیار کر لیں اور عبارت عمل کو 543 بار پڑھ کر نقش کے اوپر دم کریں۔ آپ کو کل تین نقش تیار کرنے ہوں گے۔ ایک نقش کو وزن یعنی کسی بھاری چیز کے نیچے رکھیں۔ دوسرا نقش مطلوب کے راستہ میں دفن کریں۔ تیسرا نقش نہر یا دریا کے پاس دفن کر دیں۔ زبردست نتیجہ آئے گا۔

لوح نقش مخمس

ذ ۷	ھ ۱۳	ص ۱۹	و ۲۵	ا ۱
ط ۲۰	ع ۲۱	ح ۲	ع ۸	۱۱ ۱۴
ذ ۳	ک ۹	ھ ۱۵	د ۱۶	ک ۲۲
م ۱۱	ر ۷	ل ۲۳	ر ۴	ل ۱۰
م ۲۴	س ۵	ص ۶	و ۱۲	س ۱۸

نوٹ: نقش کی رفتار بھی ساتھ دی گئی ہے۔

یا اللہ زبان فلان بن فلان خاموش و سخن کر دو فی حق فلاں بن فلاں بحق صم بکم عمی فھم لا یرجعون العجل الساعۃ الوحا۔

☆☆☆☆☆

ماہ جنوری 2010 کے موثر عملیات نظرات کواکب

ناظر راٹھور

راہنمائے عملیات میں دیا کوئی بھی نقش وعمل تیار کرنے سے قبل ان ہدایات کو بغور پڑھ لیں۔

غلط طرز عمل: راہنمائے عملیات میں درج تمام اعمال استفادہ قارئین کے لیے شائع کیے جاتے ہیں، ان کا غلط استعمال کرنے والا نتائج کا خود ذمہ دار ہوگا۔

اوقات: ان صفحات میں نظرات کے جو اوقات درج ہیں ان میں کسی شہر کے لیے کچھ جمع تفریق کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان اوقات کے مطابق کام کریں۔ ہاں ساعت کے اوقات ہر شہر کیلیے فرق ہوں گے۔ سو اس کا لحاظ رکھیں۔

رجال الغیب: عملیات میں خیال کیا جاتا ہے کہ رجال الغیب حرکت کرتے ہیں اور اس وجہ سے ان کی سمت تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ سو جب عمل کرنے بیٹھیں تو ان کی طرف منہ کرکے سلام کریں (اسلام علیکم یا رجال الغیب) اور پھر ان کی طرف پشت کرکے عمل تحریر کریں۔ ذیل میں تحریر ہے کن تاریخوں میں یہ کس سمت ہوتے ہیں۔ مشرق-۷-۱۴-۲۲-۱۹ شمال مشرق-۶-۲۱-۲۸ شمال-۸-۱۵-۲۳-۳۰ شمال مغرب-۵-۱۳-۲۰ مغرب-۴-۱۲-۱۹-۲۷ جنوب مغرب-۲-۱۰-۱۷-۲۵ جنوب مشرق-۱-۹-۱۶-۲۴۔ تاہم یہ کوئی حتمی حکم نہیں۔ آپ کعبہ کی سمت بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ میرے ذاتی خیال میں یہ زیادہ معتبر، موثر اور ایمان کے نزدیک ہے۔ مسلمانوں کا اصل روحانی قبلہ خانہ کعبہ ہے۔

حصار: عمومی اعمال کے دوران حصار کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے تین دفعہ درود شریف پڑھیں اور پھر تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اور پھر تین دفعہ درود شریف پڑھ کر اپنے اوپر اچھی طرح پھونک لیں اور اپنے اردگرد جتنے حصے میں دوران عمل آپ نے حرکت کرنی ہے، دائرہ بنالیں۔ یہ دائرہ سادہ انگلی پھیرنے یا لوہے کی نوک دار شے سے بھی بنا سکتے ہیں۔

صلوۃ حاجت: عمل شروع کرنے سے قبل اور بعد میں دو رکعت صلوۃ حاجت ادا کریں اور حصول مقصد کے لیے صدق دل سے دعا کریں۔

صدقہ: نقش لکھنے کے بعد صدقہ ضرور دیں۔ ہر عمل کا صدقہ الگ دیں، ورنہ رجعت کا امکان رہتا ہے۔ صدقہ کا بندوبست نقش لکھنے سے قبل کریں۔ ایک دفعہ رجعت ہو جائے تو علاج مشکل ہوتا ہے اور کافی تکلیف اور پریشانی اٹھانا پڑتی ہے۔ گنجائش کے مطابق مرغ وغیرہ یا چاول یا اناج بطور صدقہ دے دیں۔

سیاہی: سعد کاموں کے لیے نقش زعفران سے تحریر کریں اور قلم کسی میٹھے پھل دار پودے کی شاخ کا بنالیں۔ نحس کاموں کے لیے نقش کالی سیاہی سے تحریر کریں اور قلم لوہے کی نب والا لیں۔

بخور: سعد مقاصد کے لیے زعفران اور برادہ صندل کا بخور جلالیں۔ نحس مقاصد کے لیے رال اور کالی مرچ کا بخور جلائیں۔

لباس: نقش لکھتے وقت کپڑے اور جو بھی دیگر لباس ہو، پاک صاف ہوں، لازم دھیان رکھیں۔

چال: نقوش کے ہمراہ چال بھی درج ہے۔ سو ہر نقش بمطابق چال تحریر کریں۔ وہ تمام نقوش جو چال کے مطابق نہیں ہوتے ان کے موثر ہونے میں شبہ ہے۔ بلا چال نقش غلط اور اُصول عملیات کے خلاف ہے۔ نقش ہمیشہ چال کے مطابق لکھنا چاہیے۔

اثر نظر: نظر بنانے والا کوکب رجعت یا کمزور حالت میں ہو تو نظر کا اثر قوی نہیں ہوتا۔ اس حوالے سے نظرات کے موثر ہونے یا نہ ہونے والا مضمون پڑھ لیں، کافی راہنمائی ملے گی۔

اجازت: راہنمائے عملیات کے تمام قارئین کو اپنی ذات کے لیے یہ عمل تیار کرنے کی مکمل اجازت ہے۔ تاہم یاد رکھیں، بے مقصد، تجرباتی، دوسرے افراد کے لیے اور بامقدار کثیر نقوش تیار کرنے سے رجعت ہو سکتی ہے۔

مزید معلومات اور حصول علم کے لیے ایڈیٹر راہنمائے عملیات کی عملیات کے موضوع پر شائع شدہ کتب جن کی تفصیل اس میگزین کے آخر میں دی گئی ہے کا مطالعہ کریں۔ خاص طور پر "اُصول وقواعد عملیات" ایک راہنما کتاب ہے۔ اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔ آمین۔

تسخیر جنس مخالف

زہرہ تسدیس یورانس

	ابتداء نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	12-01-2010	13-01-2010	14-01-2010
وقت	19:11	14:48	10:25

اگر آپ جنس مخالف خصوصاً عورت کی تسخیر محبت کے متلاشی ہیں تو یہ عمل یقیناً آپ کے لیے موزوں ثابت ہوگا یا پھر اگر ازدواجی زندگی میں جنسی مسائل درپیش ہیں تو بھی آپ اس عمل کو باشرائط استعمال کرتے ہوئے خوش و خرم زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ انشاءاللہ آپ کے مسائل حل ہو جائیں گے۔ دیئے گئے بادی اور آبی نقوش کو شروع میں دی گئی ہدایات کے مطابق تیار کر لیں۔ آبی نقش کو تیاری کے بعد پانی میں حل کر کے جس کی محبت یا تسخیر مطلوب ہو، کو پلا دیں۔ پھر بادی نقش کو کسی ایسی جگہ پر لٹکا دیں جہاں اُس شخص کا زیادہ وقت گزرتا ہو یا وہاں سے گزرتا ہو۔ یہ نقوش انشاء اللہ آپ کی زندگی میں مثبت تبدیلی لائیں گے۔ دونوں نقوش بمعہ چال درج ذیل ہیں:-

آبی چال

١١	٨	١	١٤
٢	١٣	١٢	٧
١٦	٣	٦	٩
٥	١٠	[illegible]	١

نقش ←

یااللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یااللہ

١٠٣	٩٩	٩٢	١٠٦
٩٣	١٠٥	١٠٤	٩٨
١٠٨	٩٤	٩٧	١٠١
٩٦	١٠٢	١٠٧	٩٥

یااللہ یااللہ

بادی چال

١٤	١	٨	١١
٧	١٢	١٣	٢
٩	٦	٣	١٦
٤	١٥	١٠	٥

نقش ←

یااللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یااللہ

١٠٦	٩٢	٩٩	١٠٣
٩٨	١٠٤	١٠٥	٩٣
١٠١	٩٧	٩٤	١٠٨
٩٥	١٠٧	١٠٢	٩٦

یااللہ یااللہ

دماغی صلاحیتوں کو پست کرنا

عطارد تربیع زحل

	ابتداءِ نظر	اختتام نظر
تاریخ	12-01-2010	17-01-2010
وقت	18:01	01:12

کسی بھی دشمن پر غالب ہونے کے لیے یا کسی سے انتقام لینے کے لیے سب سے مؤثر ہتھیار اُس کی دماغی صلاحیتوں کو ماند کر دینا ہے۔ کسی کی سوچ پر حاوی ہونے کا مطلب اُسے اپنے اشارے پر نچانا ہے۔ یہ عمل بھی ایسے ہی مقاصد کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ مگر یاد رہے اس عمل کو ناجائز استعمال کرنے سے گریز کریں۔ اگر آپ واقعی کسی بڑی پریشانی میں مبتلا ہیں تو اسے استعمال کریں۔ ساتھ ہی اوقات و بخورات کا خیال رکھیں۔ مزید راہنمائی کے لیے راٹھور پبلشرز کی کتاب ''اُصول و قواعد عملیات'' سے استفادہ کریں۔

دو خاکی نقوش بمطابق چال تیار کر لیں۔ ایک نقش کو قبرستان میں دفنا دیں اور دوسرے کو مخالفین کی چوکھٹ یا اس کے قریب دفنا دیں۔ عمل کو صحیح اور بتائے گئے طریقے سے استعمال اور بنانا لازم ہے۔ کسی قسم کی غلطی کی صورت میں اور ناجائز استعمال کے نتیجے میں ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔ نقش بمعہ چال درج ذیل ہے:-

خاکی چال

٨	١١	١٤	١
١٣	٢	٧	١٢
٣	١٦	٩	٦
١٠	٥	٤	١٥

نقش ←

یااللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یااللہ

٥٦٢٤	٥٦٢٨	٥٦٣١	٥٦١٧
٥٦٣٠	٥٦١٨	٥٦٢٣	٥٦٢٩
٥٦١٩	٥٦٣٣	٥٦٢٦	٥٦٢٢
٥٦٢٧	٥٦٢١	٥٦٢٠	٥٦٣٢

یااللہ یااللہ

اعلیٰ حکام سے کام نکلوانا

شمس تثلیث زحل

	ابتداءِ نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	23-01-2010	24-01-2010	25-01-2010
وقت	21:28	20:38	19:46

ہمارے اردگرد بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو اپنے جائز کام مکمل کروانے اور حق کے حصول کے لیے در در کی ٹھوکریں کھاتے ہوئے سالوں گزر چکے ہیں، مگر ہمارے اعلیٰ حکام و عہدیدار اُنہیں مزید مشکلات کے سوا کچھ نہیں دیتے۔ یہ عمل ایسی ہی حاجات اور مشکلات کو حل کرنے کے لیے خصوصی طور پر ''راہنمائے عملیات'' کے قارئین کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ انشاءاللہ آپ کے مسائل حل ہوں گے اور آپ کو آپ کا حق ضرور ملے گا۔ پھر چاہے وہ آپ کی رُکی ہوئی پروموشن ہو یا سالوں سے چلتے آ رہے عدالتی معاملات۔

آبی نقش کو شروع میں بتائے گئے بخورات کو استعمال کرتے ہوئے تیار کریں۔ نقش کو بتائے گئے اوقات میں تیار کرنے کے بعد دریا یا ندی میں بہا دیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ نقش تیار کرنے میں غلطی کا امکان ہے تو آپ یہ نقش ادارے سے بھی بنوا سکتے ہیں۔ انشاء اللہ یہ نقش آپ کے حصول مقصد میں کارآمد ثابت ہوگا۔ نقش بمعہ چال درج ذیل ہے:۔

آبی چال

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

نقش

یااللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یااللہ

۱۰۶۱۲	۱۰۶۰۸	۱۰۶۰۱	۱۰۶۱۵
۱۰۶۰۲	۱۰۶۱۴	۱۰۶۱۳	۱۰۶۰۷
۱۰۶۱۷	۱۰۶۰۳	۱۰۶۰۶	۱۰۶۱۰
۱۰۶۰۵	۱۰۶۱۱	۱۰۶۱۶	۱۰۶۰۴

یااللہ یااللہ

مخالفین پر غلبہ پانے کے لیے

زحل تربیع پلوٹو

	ابتداء نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	10-01-2010	01-02-2010	15-02-2010
وقت	15:26	03:27	04:51

آج کل کے دور میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے مخالفین کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں۔ اسی طرح بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دوسروں پر ستم ڈھاتے ہیں۔ اگر آپ اپنے دشمن سے جان چھڑوانا چاہتے ہیں یا دیگر ایسا کوئی اور معاملہ ہے جیسے انہیں اپنی جائیداد سے بے دخل کرنا چاہتے ہیں تو ان خاص اعمال کو استعمال کرتے ہوئے آپ اپنے مخالفین پر غلبہ پاسکتے ہیں۔ اس عمل کے ذریعے انشاء اللہ وہ ظالم آپ کی راہ میں مشکلات پیدا کرنا بھول جائے گا، اور اُسے اپنی پڑ جائے گی۔

ان آتشی اور خاکی اعمال کو بتائے گئے اوقات میں تیار کریں۔ نقش کو بمطابق چال اور شرائط و ضوابط استعمال کرنا ہی دشمن پر غلبہ پانے کی شرط ہے۔ آتشی نقش بنانے کے بعد جلا دیں اور اِس کی خاک چاروں اطراف میں پھیلا دیں اور خاکی نقش کو مخالف کی چوکھٹ یا اس کے قریب دفنا دیں۔ انشاء اللہ حصول مقصد ہوگا۔ دونوں نقوش بمعہ چال درج ذیل ہیں:۔

آتشی چال

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

نقش

یااللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یااللہ

۲۳۳۰۱	۲۳۳۱۵	۲۳۳۱۲	۲۳۳۰۸
۲۳۳۱۳	۲۳۳۰۷	۲۳۳۰۲	۲۳۳۱۴
۲۳۳۰۶	۲۳۳۱۰	۲۳۳۱۷	۲۳۳۰۳
۲۳۳۱۶	۲۳۳۰۴	۲۳۳۰۵	۲۳۳۱۱

یااللہ یااللہ

خاکی چال

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

نقش

یااللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یااللہ

۲۳۳۰۸	۲۳۳۱۲	۲۳۳۱۵	۲۳۳۰۱
۲۳۳۱۴	۲۳۳۰۲	۲۳۳۰۷	۲۳۳۱۳
۲۳۳۰۳	۲۳۳۱۷	۲۳۳۱۰	۲۳۳۰۶
۲۳۳۱۱	۲۳۳۰۵	۲۳۳۰۴	۲۳۳۱۶

یااللہ یااللہ

دبلا پن اور اس کا علاج

بدن کے موٹاپے کی طرح دبلا پن بھی ایک بیماری ہے۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ اس بیماری کے شکار وہ خواتین اور مرد ہوتے ہیں جنہیں ذہنی اور اعصابی تناؤ کی شکایت ہوتی ہے۔ بعض خواتین اور نوعمر لڑکیاں خاص طور پر اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اگر وہ اپنے اعصابی تناؤ پر قابو پا لیں تو اس طرح ان کا حد سے زیادہ دبلا پن بھی دور ہو جائے گا اور بھوک بھی خوب محسوس ہونے لگے گی۔

ایسے خواتین و حضرات کے لیے تازہ ہوا میں ورزش کرنا سب سے بہتر ٹانک ہے۔ ورزش آپ کی بھوک میں اضافے کے ساتھ ساتھ دوران خون کو تیز کر دے گی۔ جب دوران خون بہتر ہوگا تو غذا کے غذائیت بخش اجزاء جسم کے خلیوں میں پہنچیں گے اور ان کی کارکردگی بہتر ہو گی۔

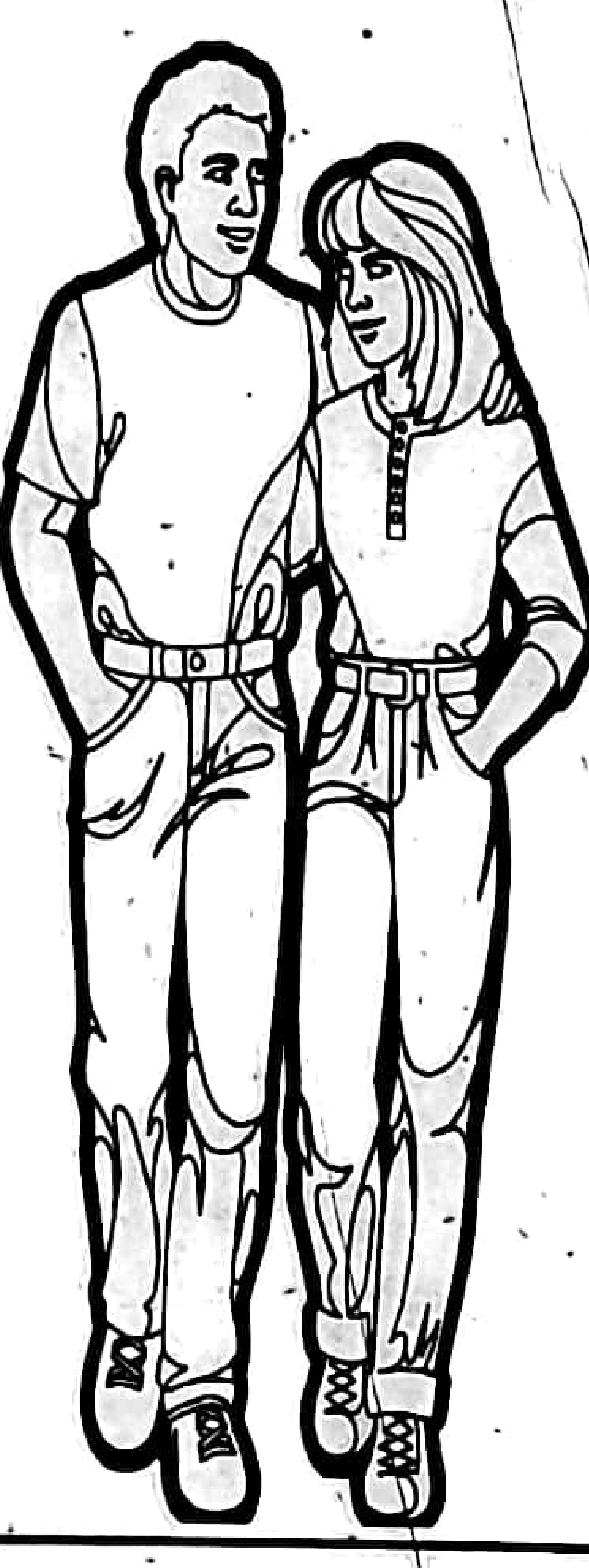
غذائیت بخش خوراک کا مفہوم صرف اچھے کھانوں تک ہی محدود نہیں ہے، بلکہ اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ جو کچھ کھایا جائے، وہ اچھی طرح ہضم ہو اور اس سے توانائی حاصل ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ مقصد بہتر دوران خون سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ کھلی ہوا میں ورزش کرنے سے نظام ہضم کی خرابیاں دور ہو جاتی ہیں، تناؤ کم ہو جاتا ہے اور جب جسم ڈھیلا پڑ جانے کا عادی ہو جاتا ہے تو اس سے نیند خوب گہری آتی ہے۔

دبلے افراد کے جسمانی تناؤ کی ابتداء دن کے آغاز سے ہی ہو جاتی ہے۔ جلد بازی اور گھبراہٹ تناؤ پیدا کرتی ہے، جس سے جسم کے حرارے زیادہ جل جاتے ہیں اور بدن غیر معمولی طور پر لاغر ہو جاتا ہے۔ ایسی شکایت میں مبتلا افراد اپنے کام کاج سے فارغ ہونے کے بعد بھی عرصے تک تناؤ اور کھنچاؤ محسوس کرتے ہیں، کیوں کہ یہ ان کی عادت بن جاتی ہے۔

صبح بیدار ہو کر اپنے جسم کو خوب پھیلائیے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو پورے طور پر پھیلا کر خوب لمبا اور گہرا سانس لیجیے اور ہاتھوں کو اپنی اصلی حالت پر لے جائیے۔ ایڑیاں اٹھائیے اور پھر ہاتھوں کو خوب پھیلا کر لمبا سانس لیجیے۔ کچھ دیر تک اسی طرح کیجیے۔

ابتداء میں اپنے ناشتے کی مقدار تھوڑی کر دیجیے۔ مثال کے طور پر چائے صرف ایک پیالی پئیں اور اس کے ساتھ کوئی دانے دار اناج کی بنی ہوئی چیز مثلاً دلیا کھائیے۔ تھوڑے دن بعد جب آپ کو خوب بھوک محسوس ہونے لگے تو طاقت ور ناشتے کا لطف اٹھائیے جس میں پھلوں کا رس، کچھ سالم اناج، دلیا، ایک انڈا، چائے یا دودھ شامل ہوں۔

اگر آپ کسی دفتر، تعلیمی ادارے یا کارخانے میں ملازم ہیں تو صبح صبح چہل قدمی اور ہوا خوری سے فائدہ اٹھائیے۔ روزانہ کم سے کم بیس منٹ تک ٹہلیے۔ اپنے معمولات کو تبدیل کرتے رہیے، کیوں کہ یکسانیت اور یک رنگ زندگی



آپ کی آراء اور مضامین

راہنمائے عملیات کے بارے میں اپنی رائے یا مشورہ یا مضمون آپ ہمیں درج ذیل ای میل کے ذریعے بھی ارسال کرسکتے ہیں۔

email:kirathor@yahoo.com

خطرناک طور پر بے کیف ہو جاتی ہے۔ آپ کے وزن کی مسلسل کمی آپ کے بڑھتے ہوئے جسمانی تناؤ کی وجہ سے ہو تو اپنا جسمانی تناؤ دور کرنے کی کوشش کریں۔

تناؤ دور کرنے اور جسم کو ڈھیلا چھوڑ دینے کا ایک کامیاب طریقہ یہ ہے کہ کھانا کھانے کے بعد تھوڑا ن وقت ضرور ستائیے۔ اکثر پریشانی اور اضطراب، نقص تغذیہ کا باعث ہوتا ہے۔ کم سے کم کھانے کے وقت اپنے ذہن کو پریشانیوں سے آزاد رکھیے۔ سوچئے کہ زندگی بہت پر لطف ہے۔

اگر آپ کھانے کھانا میں جلدی کرنے کے عادی ہیں تو اپنی اس عادت کو بدلیے۔ بہت آہستہ آہستہ کھانا کھانے کی عادت ڈالیے اور بہت آہستہ بولیے۔ متواتر باتیں کرنے سے بھی تناؤ پیدا ہوتا ہے۔ اپنے دوپہر کے کھانے میں ایک گلاس خالص دودھ ایک سلائس اور مکھن کا اضافہ کیجئے۔

صبح کا ناشتا واقعی بڑی اہم چیز ہے۔ اس بارے میں ماہرین کی ایک تین سالہ تحقیق سے یہ نتیجہ برآمد ہوا ہے کہ صبح کا ناشتہ کسی انسان کی دن بھر کی ایک چوتھائی سے لے کر دو تہائی غذائی ضرورت پوری کرتا ہے۔ بعض پڑھی لکھی خواتین صرف چائے سے ناشتا کرتی ہیں۔ اس سے تھوڑی دیر کے لیے غیر معمولی پھرتی اور توانائی تو ضرور محسوس ہوتی ہے، مگر نتیجے کے طور پر جلد ہی کمزوری دور ماندگی و بے چینی اور جسمانی انحطاط بھی ظاہر ہونے لگتا ہے۔ لاغر خواتین و حضرات

تندرستی ہزار نعمت ہے، کھائیے مگر دھیان سے! نہ کم نہ زیادہ۔

کے لیے اس قسم کا ناشتا ان کی بھوک مار کر خوراک کی مقدار کم کر دیتا ہے، جس سے وہ متواتر کم وزنی کے مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کا تناؤ کاموں اور تفکرات کے دباؤ کی وجہ سے ہے؟ اگر ایسا ہے تو صبح بستر سے بیس منٹ پہلے اٹھ جائیے اور اس طریقے کو آزمائیے۔ بہت آہستہ آہستہ ناشتا کیجیے اور اس پر کم سے کم پندرہ منٹ صرف کیجیے۔ پھر جسم کو ڈھیلا چھوڑ کر اپنے آپ کو دن کے کام کاج کے لیے تیار کیجیے۔ اگر روزمرہ کے معمولات میں ذرا سی بھی تبدیلی کر دی جائے تو اس سے بھی تناؤ دور کرنے میں مدد ملے گی۔

کیا دو وقت کے کھانے کے درمیان معمولی ناشتا کرنا مفید ہو گا؟ دو کھانوں کے درمیان ایسا ہلکا پھلکا ناشتا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ایسے ناشتے میں وہ چیزیں کھائی جائیں جو بہت آسانی سے اور جلدی ہضم ہو سکیں، جیسے دودھ، پھلوں کا رس یا انڈا وغیرہ۔ کینو کے رس میں کچا انڈا پھینٹ کر شامل کر کے پینا بڑا قوت بخش ناشتا ہوتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے دو کھانوں کے درمیان بادی، ثقیل اور دیر ہضم چیزیں نہ کھائی جائیں، مثلاً مٹھائیاں، تلی ہوئی اشیا اور زیادہ شکر اور نشاستے دار غذائیں، کیوں کہ ان سے بھوک مر جاتی ہے۔ بستر پر لیٹنے سے پہلے ایک گلاس گرم دودھ اچھی نیند لانے کے لیے مفید ہوتا ہے۔

آخر میں یہ کہنا ضروری ہے کہ دبلے پتلے افراد کا اصل مسئلہ بڑی حد تک ذہنی اور نفسیاتی ہوتا ہے اور اسے حل کرنے کا دارومدار زیادہ تر عادت کی تبدیلی اور جذبات میں توازن برقرار رکھنے پر ہوتا ہے۔

گھبراہٹ، حد سے زیادہ جلد بازی اور چڑچڑاپن نہ صرف جسم کے حرارے زیادہ جلا ڈالتا ہے، بلکہ رفتہ رفتہ نظام ہضم اور جسم پر بھی ناخوشگوار اثر ڈالتا ہے۔ جب یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے تو پھر جسم کا دبلا پن ایک باقاعدہ مرض کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس وقت محض غذائی تدبیریں کام نہیں دیتیں۔

تناؤ محسوس کرنے کی عادت ترک کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جب بھی آپ کسی کام کے دوران میں یا کسی سے بات کرتے ہوئے تناؤ محسوس کریں تو اپنے ماتھے کی شکنیں ہٹا کر ذرا آرام سے کھڑے ہو کر یا بیٹھے ہوئے لمبے لمبے سانس لیجیے اور اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیجیے۔ ہر کام اطمینان سے کیجیے اور جلد بازی کو پاس نہ آنے دیجیے۔ یہ کشیدگی اور تناؤ آپ کی تندرستی کے دشمن ہیں، انہیں اپنے اوپر غالب آنے کا موقع نہ دیجیے۔

☆☆☆☆☆

طب نبوی

قسط 8

چھوٹے امراض سے بڑے امراض کا کفارہ

علاج:

صاحب جامع کبیر نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چار چیزوں کے لیے چار چیزوں کو بُرا نہیں سمجھنا چاہیے:-

01- آنکھ کا دُکھنا اندھے ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔

02- زکام کا ہونا برص کے روگ سے نجات دیتا ہے۔

03- کھانسی کے ہونے سے فالج سے حفاظت رہتی ہے۔

04- پھوڑے پھنسی ہو جانے سے برص سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

فائدہ:

مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اگر کبھی کبھی یہ چار بیماریاں ہو جایا کریں تو ان کو بُرا نہیں سمجھنا چاہیے، کیونکہ ان کے ہونے سے مہلک اور بڑی بیماریوں سے نجات رہتی ہے۔

> "طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم" صحت و علاج کے حوالے سے ایک خاص اور نمایاں موضوع ہے۔ مضامین کا یہ سلسلہ قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ کے حوالے سے راہنمائی کرے گا۔

جسمانی امراض اور لہسن کے خواص

علاج:

امام جلال الدین سیوطیؒ نے جمع الجوامع میں دیلمیؒ سے ایک روایت نقل کی ہے۔ دیلمیؒ نے حضرت علیؓ سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو لہسن کھایا کرو اور اس سے علاج کیا کرو، کیونکہ اس میں بیماریوں سے شفا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث کی صحت میں اگرچہ علماء کو کلام ہے مگر اطباء کے نزدیک لہسن میں بہت فوائد ہیں، یہ ورم کو تحلیل کرتا ہے، حیض کھول دیتا ہے۔ پیشاب جاری کرتا ہے۔ سُدّوں کو کھول دیتا ہے معدہ کا تعفن دور کرتا ہے۔ معدے کی جلا کرتا ہے، معدے کی رطوبت خشک کرتا ہے، خون کو رقیق کرتا ہے۔ معدے سے ریاح کو نکالتا ہے، آواز صاف کرتا ہے، غلیظ اخلاط کا قاطع ہے۔ درد قولنج ریاحی کے لیے مفید ہے۔ نسیان کو ختم کرتا ہے۔ طحال کے لیے مفید ہے۔ کمر کے ریاحی درد کو ختم کرتا ہے۔ مرطوب مزاج والوں کی قوت باہ پیدا کرتا ہے۔ منی کو زیادہ کرتا ہے۔ گرم مزاج والے کی منی کو خشک کرتا ہے۔ درد معدہ اور دردِ مفاصل کو بہت فائدہ دیتا ہے۔ پیٹ کے کیڑے مار ڈالتا ہے۔ بلغم کی وجہ سے پیاس ہو تو اس کو بجھا دیتا ہے۔ چہرے پر رعنائی پیدا کرتا ہے۔ ضیق النفس، فالج اور رعشہ کو فائدہ کرتا ہے۔ گردے کی پتھری کو دفع کرتا ہے، اس کو جوش دے کر کلی کرنے سے دانت مضبوط کرتا ہے، زیادہ کثرت سے خون کو جلاتا ہے۔ بواسیر کے لیے مُضر ہے، حاملہ عورت کے لیے نقصان دہ ہے، صفرا پیدا کرتا ہے، نگاہ کو کمزور کرتا ہے۔ دودھ میں ملا کر اس کا لیپ دُنبل کو پھوڑ دیتا ہے۔ نوشادر کے ساتھ ملا کر برص پر لگانے سے برص جاتا رہتا ہے۔ خصیہ پر ورم ہو تو اس کا لیپ مفید ہے۔ ان سب فوائد کے باوجود اس کا زیادہ استعمال بلاضرورت اچھا نہیں، کیونکہ فرشتوں کو اس کی بُو سے نفرت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس کو کچا کھا کر مسجد میں نہ جایا کرو۔

دھوپ کا گرم پانی برص پیدا کرتا ہے

علاج:

امام جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے کہ دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ برص پیدا کرتا ہے۔

خارش کا علاج

علاج:

بخاری و مسلم نے حضرت انسؓ ابن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ انس فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمانؓ اور حضرت زبیر ابن العوامؓ کے جسم میں خارش پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے یہ دونوں حضرات سخت پریشان تھے۔ اس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت عطا فرمائی، اور مسلم کی بعض روایات میں ہے کہ کسی جنگ کے موقع پر آنحضرت کی خدمت میں جوئیں پڑ جانے کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے ان کو مجبوری کی حالت میں ریشمی کرتہ پہننے کی اجازت عطا فرمائی۔

فائدہ:

اس حدیث سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو یہ کہ ریشمی کپڑا مردوں کے لیے حرام ہے کیونکہ اگر حرام نہ ہوتا تو خصوصی اجازت کی کیا ضرورت تھی۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ مجبوری کی حالت میں حرام چیز بھی حلال ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ ریشم خارش کے لیے مفید ہے۔ کیونکہ ریشم سے قلب کو قوت اور فرحت حاصل ہوتی ہے اور امراض سوداوی کو دفع کرتا ہے اور صاحب موجز نے لکھا ہے کہ ابریشم کی تاثیر گرم ہے اور یہ مفرح ہوتا ہے اور ریشمی کپڑا جوں کو دفع کرتا ہے۔

ذات الجنب کا علاج

علاج:

(ذات الجنب پہلو اور پسلی کے درد کو کہتے ہیں)۔ ترمذی نے حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اے لوگو! ذات الجنب کا علاج قسط بحری اور زیت سے کرو۔

فائدہ:

معلوم ہونا چاہیے کہ قسط بحری کی دو قسمیں ہیں ایک قسم شیریں ہے اور یہ سفید ہوتا ہے۔ دوسرا تلخ ہے اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور ذات الجنب کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ سینہ میں ورم ہوتا ہے یہ ورم پہلے عضلات میں ہوتا ہے پھر اندر سے ظاہر میں آ جاتا ہے۔ یہ قسم خطرناک ہوتی ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس سے بخار، کھانسی اور ضیق النفس پیدا ہو جاتا ہے اور درد ناخس بہت ہوتا ہے، ذہن مختل ہو جاتا ہے اور پیاس کا شدید غلبہ ہوتا ہے۔ ذات الجنب کی دوسری قسم یہ ہے کہ ریح کے بند ہو جانے کی وجہ سے پہلو میں

ایک قسم کا درد ہوتا ہے، قسط بحری اسی درد کا علاج ہے اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ قسط بحری کو پیس کر زیتون کے تیل میں ملا لیں اور درد کی جگہ پر ملیں اور اس میں سے کئی بار تھوڑا تھوڑا چاٹ لیں تو انشاء اللہ اس درد کے لیے مفید ہوگا۔

اور اگر ذات الجنب کی پہلی قسم ہو جس کی علامات اوپر گذری ہیں اور جو بلغم کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے تو یہ علاج اس کے لیے بھی مفید ہے، لیکن اگر ورم صفراوی یا دموی ہو تو اس کے لیے یہ علاج مفید نہیں ہوگا۔

ایک حدیث میں ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار بیمار ہو گئے گھر کے لوگوں نے سمجھا کہ آپ کو ذات الجنب کا مرض ہے، اس لیے قسط اور زیتون کا تیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں ڈالنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاروں سے منع فرمایا لیکن کسی نے آپ ﷺ کی بات نہ سمجھی۔ پھر جب آپ کو افاقہ ہوا تو دریافت فرمایا یہ کیا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا قسط اور زیتون تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ لوگ میرے مرض کو ذات الجنب سمجھے حالانکہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مرض سے محفوظ رکھے گا اور فرمایا کہ جس نے میرے منہ میں یہ دوا ڈالی ہے اُس کے منہ میں بھی یہ دوا ڈالی جائے گی۔

فائدہ:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو طب و حکمت سے پوری واقفیت نہ ہو تو وہ ہرگز علاج نہ کرے کیونکہ اگر کسی کو نقصان ہو گیا تو اس پر ضمانت لازم آئے گی۔ اور صاحب سفر السعادت نے عمر بن العاصؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ جو شخص نادانی سے علاج کرنے اور علاج سے واقف نہ ہو تو وہ ضامن ہے۔

علماء لکھتے ہیں کہ اگر کوئی غیر طبیب نادانی سے علاج کرے اور مریض مر جائے تو اس پر ضمانت لازم ہے اور اگر کسی کے علاج کے لیے دو حکیم جمع ہو جاتے ہیں تو آپ ﷺ کا ارشاد ہوتا کہ دونوں میں سے جو ماہر اور حاذق ہو وہ علاج کرے اور اگر نادانی سے علاج کی وجہ سے کوئی ہلاک ہوگا تو اس پر ضمانت لازم ہوگی۔ یہ جو تفصیل لکھی گئی ہے یہ اس حدیث کا ماحصل ہے جو حضرت امام مالکؒ نے اپنی کتاب موطاء میں بیان کیا ہے، جو شخص چاہے موطاء میں دیکھ سکتا ہے۔

سر کے درد کا علاج اور مہندی کے خواص

علاج:

ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں جب درد ہوتا تھا تو آپ ﷺ سر پر مہندی کا لیپ کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے حکم سے فائدہ کرے گی۔

فائدہ:

یہ علاج اس درد کا ہے جو دموی نہ ہو اور اگر دموی ہو، خون کی وجہ سے تو اس کا علاج پچھنے لگوانا ہے۔

ابوداؤد میں ہے کہ جس شخص نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درد کی شکایت کی تو اس کو آپ نے پچھنے لگوانے کا حکم فرمایا اور جس شخص نے پیٹ کے درد کی شکایت کی اس کو آپ نے مہندی کا لیپ کرنے کے لیے فرمایا اور جامع ترمذی میں ام رافعؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جب بھی پھوڑا یا پھنسی ہو جاتی یا کانٹا لگ جاتا تو آپ ﷺ اس پر مہندی لگایا کرتے تھے۔

فائدہ:

اطباء نے لکھا ہے کہ مہندی سُدّوں کو اور رگوں کے منہ کو کھول دیتی ہے۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے درد میں اس کا لیپ کیا ہے اور مہندی کی خاصیت یہ ہے کہ رطوبات فاسدہ کو خشک کرتی ہے۔ اگر سات مثقال شکر کے ساتھ اس کو کھایا جائے تو ابتدائی جذام کو مفید ہے اور بعض اطباء نے یہاں تک لکھا ہے کہ اگر ایک ماہ تک اسی طرح مہندی سات مثقال شکر کے ساتھ کھائے اور ابتدائی جذام نہ جائے تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ مرض لاعلاج ہو چکا ہے۔ اگر کسی شخص کے ناخن گر گئے ہوں تو مہندی کا پانی نتھار کر دس مثقال دس روز تک پئے تو انشاء اللہ تعالیٰ اصلی ناخن پیدا ہو جائیں گے اور اس کا لیپ پیشاب کے بند کو کھول دیتا ہے اور اگر آدھا مثقال پیس کر اس کو پئے تو قولنج کو دفع کرتا ہے اور سنگ مثانہ و گردہ کے لیے بھی مفید ہے اور اگر آبلہ پر لگایا جائے تو آبلہ پھوٹ جاتا ہے اور اگر منہ میں زخم ہو جائیں تو اس کی کلیاں کرنا بہت مفید ہے اور زانو کے درد کے لیے اس کا لیپ بھی مجرب ہے۔

جاری ہے......

جنابہ ام المومنین ام سلمہؓ

ادھر جب ام سلمہؓ کو وہ دعا یاد آئی جو جناب ابو سلمہؓ نے ان کو رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے بتائی تھی تو انہوں نے کہا" **اللھم عندک احتسب مصیبتی ھذہ** لیکن ان کا دل **اللھم اخلفنی فیھا خیرا منھا** کہنے پر آمادہ نہ ہو رہا تھا۔ وہ دل ہی دل میں کہہ رہی تھیں کہ ابو سلمہؓ سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو نعم البدل کے طور پر طلب کیا جائے، لیکن کچھ دیر بعد انہوں نے دعا مکمل کر دی۔

ام سلمہؓ کی اس مصیبت پر مسلمانوں نے غیر معمولی صدمہ و افسوس کا اظہار کیا، انہیں "ایم العرب" کے لقب سے نوازا۔ کیونکہ مدینہ میں ان کے ننھے ننھے بچوں کے سوا ان کے اہل قبیلہ و خاندان میں سے ان کا کوئی قریبی سرپرست اور ہمدرد نہ تھا۔

عدت کے بعد جناب ابو بکر صدیقؓ اور پھر جناب حضرت عمر فاروقؓ نے نکاح کا پیغام دیا مگر انہوں نے منظور نہ کیا۔ پھر جب خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے پیغام دیا تو ام سلمہؓ نے کہا" اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے اندر تین ایسی خصلتیں ہیں جو شاید آپ کو پسند نہ آئیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ میں انتہائی غیرت مند اور خوددار عورت ہوں، مجھے اندیشہ ہے کہ میری کوئی بات آپ کی طبع مبارک کو ناگوار گزر جائے گی اور آپ ﷺ مجھ سے ناراض ہو جائیں تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے سزا دے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں ایک سن رسیدہ عورت ہوں، اور تیسری یہ کہ بال بچوں والی عورت ہوں"۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کی یہ باتیں سن کر ارشاد فرمایا کہ" یہ جو تم نے اپنی غیرت مندی اور خودداری کی بات کہی ہے تو میں اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کروں کہ تمہارے اندر سے اس کو دور کر دے اور جہاں تک سن رسیدگی کی بات ہے تو اس میں میری حالت تم سے مختلف نہیں اور یہ جو تم نے بال بچوں کا ذکر کیا ہے تو اس کے لیے کسی فکر کی ضرورت نہیں۔ تمہارے بچے میرے بچے ہیں (۱)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ سے نکاح کر لیا اور ان کے وہ دعا مجسم قبولیت بن کر سامنے آ گئی جو انہوں نے اپنے شوہر کے انتقال کے وقت کی تھی۔ پھر وہ تمام مسلمانوں کی ماں ہو گئیں۔

اللہ تعالیٰ ام سلمہؓ کے چہرے کو جنت میں تر و تازہ اور بارونق رکھے، ان سے راضی رہے اور ان کو راضی رکھے، آمین۔

برج جدی

جدی مرد دلو عورت

دھنک رنگ دلو سے شادی کے بعد ہر لمحہ کسی نئے طوفان سے مقابلے کے لئے تیار رہیں۔ وہ حسد نہیں کرتی اور جدی کی طرف سے بھی حسد و شک کو برداشت نہیں کرتی۔ افہام و تفہیم پیدا کر کے آپ اچھی زندگی استوار کر سکتے ہیں۔

برج جدی برج حوت کے ساتھ

جدی عورت حوت مرد

جدی کے لیے حوت بہترین ہے۔ جدی کو چونکہ مالی طور پر مستحکم مرد پسند ہے تو حوت بھی محنتی اور کامیاب حکمت عملی کی ذریعے مسلسل جدو جہد کرنے والا ہے۔ جدی کو تحفے تحائف دیتا اور خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اردگرد کے لوگوں کو خوش رکھنا بھی اس کی خواہش ہوتی ہے۔ آپ دونوں پرسکون گھر پسند کرتے ہیں۔ جدی بچوں کی تربیت بہت اچھی کرتی ہے۔ اور بچے حوت کے ساتھ رہ کر بہت خوش رہتے ہیں۔

جدی مرد حوت عورت

حوت محبت اور شادی کو بہت اہمیت دیتی ہے اور آئیڈیل کی تلاش میں رہتی ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جدی اور حوت کی جوڑی کامیاب ہے۔ حوت اپنے اوپر کوئی بات آنے سے پہلے مچھلی کی طرح ہاتھ سے پھسل جاتی ہے لیکن جدی کو تنہا نہیں چھوڑتی۔ اس کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اس کے متعلق نازیبا الفاظ ناپسند کرتی ہے۔ جدی کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ بعض اوقات جدی کی ڈانٹ اسے دلبرداشتہ کر دیتی ہے لیکن ذرا سا دلاسہ اسے حیات نو بخشتا ہے۔ آپ دونوں اچھی زندگی گزارتے ہیں۔

☆☆☆☆☆